عرب جمہوریہ مصر ۱۰ شوال ۱۴۴۰ھ

وزارت اوقاف ۱۴ جون ۲۰۱۹ء

# نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے اصحاب کے بارے میں گواہی اور ان کی عظمت کا بیان

# اور اس سے حاصل شدہ اسباق

جس طرح اللہ تعالی اپنے پیغامات کے لئے اپنے بندوں میں سے جسے چاہے چن لیتا ہے- اس ذہنی اور قلبی پاکیزگی، اچھی فطرت اور اعلی اخلاق کی بنا پر جن پر انہیں پیدا کیا ہے- اسی طرح وہ ذات اپنے نبیوں کے لئے ایسے لوگوں کو منتخب کرتی ہے جو ان کی سنگت، ان کے پیغام کا دفاع کرنے اور ان کے بعد قربانی، صداقت اور امانت کے ساتھ اس پیغام کو آگے پہنچانے کی صلاحیت رکھتے ہو۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: {**اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ**} "اللہ فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے پیغام پہنچانے والوں کو منتخب فرمالیتا ہے، بیشک اللہ تعالی خوب سننے والا دیکھنے والا ہے"۔ اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس امت میں سے سب سے اچھے دل والے، سب سے زیادہ گہرا علم رکھنے والے اور سب سے کم تکلف کرنے والے تھے، اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں ہے، کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالی نے اپنے نبی کی سنگت، اپنے دین کو قائم کرنے اور اسے تمام لوگوں تک پہنچانے کے لئے منتخب کر لیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے بارے میں گفتگو کرنا انبیاء اور رسولوں کے بعد انسانیت میں سے افضل ترین ہستیوں کے بارے میں گفتگو کرنا ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: {**قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى**} "آپ فرمادیجئے! تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سلام ہو اُسکے اِن بندوں پر جنہیں اس نے منتخب فرمالیا ہے" اس فرمان میں منتخب لوگوں سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اصحاب ہیں، اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: "اللہ تعالی نے بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی اور بندوں کے دلوں میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو سب سے بہتر پایا تو اسے اپنے لئے منتخب کر لیا اور اپنے پیغام کے لئے مبعوث فرمایا، پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کے بعد بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی اور بندوں کے دلوں میں سے صحابہ کے دلوں کو سب سے بہتر پایا تو انہیں اپنے نبی کے وزیر بنا دیا، وہ اس کے دین کا دفاع کرتے ہیں، پس جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں اچھی اور جسے وہ برا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بری ہے"۔ مسند امام احمد۔

بیشک جو شخص قرآن کریم میں غور وفکر کرتا ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے بلند مقام و مرتبے اور ان کی عظمت کو جان لیتا ہے، یہ وہ لوگ ہیں جن سے اللہ عز وجل راضی ہو گیا ہے اور ان کے لئے سچے ایمان کی گواہی دی ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: {لَّقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا} "بیشک اللہ مومنوں سے راضی ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے آپ سے بیعت کر رہے تھے سو جو ان کے دلوں میں تھا اللہ نے معلوم کر لیا تو اللہ نے ان پر خاص تسکین نازل فرمائی اور انہیں ایک بہت ہی قریب فتح کا انعام عطا کیا"۔ اللہ کے فرمان "فعلم ما فی قلوبھم" کی تفسیر میں مفسرین نے کہا ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں میں صبر، صدق ووفا، اطاعت و فرمانبرداری اور اِس حق کے بارے میں ان کی عمدہ بصیرت کو جان لیا ہے جس کی طرف اللہ نے انہیں ہدایت دی ہے۔

حق سبحانہ وتعالی نے قرآن کریم کے متعدد مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی عظمت بیان کی ہے، ان میں سے چند مقامات درج ذیل ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے: {الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ* الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ* فَانقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ} "جن لوگوں نے زخم کھا چکنے کے بعد بھی اللہ اور رسول کے حکم پر لبیک کہا، ان

میں جو صاحبانِ احسان اور پرہیز گار ہیں، ان کے لئے بڑا اجر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن سے لوگوں نے کہا کہ لوگ تمہارے لئے جمع ہو چکے ہیں سو ان سے ڈرو تو اِس بات نے ان کے ایمان کو اور بڑھا دیا اور انہوں نے کہا: ہمیں اللہ کافی ہے اور وہ کیا اچھا ساز گار ہے۔ پھر وہ اللہ کے انعام اور فضل کے ساتھ لوٹے انہیں کوئی برائی نہ پہنچی اور انہوں نے رضائے الٰہی کی پیروی کی، اور اللہ بڑے فضل والا ہے"۔ مہاجرین اور انصار کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

{لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ * وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ} "نادار مہاجرین کے لئے جو اپنے گھروں اور اپنے اموال سے باہر نکال دیئے گئے ہیں، وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا وخوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ ہی سچے مومن ہیں۔ اور جنہوں نے ان سے پہلے ہی شہر اور ایمان کو گھر بنا لیا تھا۔ یہ لوگ ان سے محبت کرتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے آئے ہیں۔ اور یہ اپنے سینوں میں اِس مال کی کوئی طلب نہیں پاتے جو اِن (مہاجرین) کو دیا گیا اور اپنی جانوں پر انہیں ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انہیں شدید حاجت ہی ہو، اور شخص اپنے نفس کے بخل سے بچا لیا گیا پس وہ لوگ ہیں کامیاب ہیں"۔

جس طرح قرآن کریم کی آیات نے انتہائی بلیغ اور عمدہ تعریف وتوصیف اور انتہائی عظمت وشان کے ساتھ صحابہ کرام کے ذکر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باقی رکھا ہے اسی طرح صحیح احادیث نبویہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ان کے مقام ومرتبے کی گواہی دیتی ہیں، اس کی قربانیوں کو واضح بیان کرتی ہیں اور ان کے سچے ارادوں کو ظاہر کرتی ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وتوقیر کی، آپ کی مدد کی، آپ کے ساتھ نازل کئے جانے والے نور کی پیروی کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی ذات، اپنے اہلِ خانہ اور تمام لوگوں کی محبت پر ترجیح دی،

پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انہیں سب سے اعلی نشانِ امتیاز عطا کیا اور انہیں اعلی ترین مناقب کا تاج پہنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے مقامات پر ان کی گواہی دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "سب سے بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے اور پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے" (متفق علیہ)، اور آپ کا فرمان ہے: "ستارے آسمانوں کے لئے امان ہے اور جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ چیز آجائے گی جس سے تم کو ڈرایا گیا ہے یعنی قیامت، اور میں اپنے صحابہ کے لئے امان ہوں اور جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ فتنے آجائیں گے جن سے انہیں ڈرایا گیا ہے اور میرے اصحاب میری امت کے لئے امان ہیں اور جب وہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ فتنے آجائیں گے جن سے اسے ڈرایا گیا ہے" (صحیح مسلم)۔ اور آپ ہی کا فرمان ہے: "تم اُس وقت تک خیر کے ساتھ رہوں گے جب تک تم میں سے وہ لوگ موجود ہیں جنہوں نے مجھے دیکھا اور میری سنگت اختیار کی اور اللہ کی قسم تم اس وقت تک خیر کے ساتھ رہوں گے جب تک تم میں سے وہ لوگ موجود ہیں جنہوں نے اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا اور اس کی سنگت اختیار کی جس نے میری سنگت اختیار کی، اللہ کی قسم تم اس وقت تک خیر کے ساتھ رہوں گے جب تک تم میں سے وہ لوگ موجود ہیں جنہوں نے اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھنے والے کو دیکھا اور اس کی سنگت اختیار کی جس نے میری سنگت اختیار کرنے والے کی سنگت اختیار کی "(مصنف ابن أبي شيبة)، اس حدیث پاک میں صحابہ کرام کے بعد آنے والوں کو یہ فضیلت صرف اس لئے دی گئی کیونکہ انہیں صحابہ کرام کی سنگت کا شرف حاصل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض صحابہ خاص طور پر السابقون الاولون کی خاص تعریف وتوصیف بیان کی ہے تاکہ فضیلت وعظمت میں ان کے سبقت لے جانے کو بیان کیا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابو بکر ہے، اللہ کے حکم میں ان میں سے سب سے زیادہ قوی عمر ہے، ان میں سے سب سے زیادہ حیا والا عثمان ہے اور ان میں سے سب سے بڑا قاضی علی بن ابی طالب ہے، میری

امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے، میری امت میں سے حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والا معاذ ہے، ان میں سب سے بڑا قاری ابی بن کعب ہے اور سب سے زیادہ وراثت کے مسائل کو جاننے والا زید ہے "۔ جس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر، عمر اور عثمان بھی تھے تو پہاڑ نبی کریم اور آپ کے صحابہ سے خوشی کی وجہ سے حرکت میں آ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے احد ٹھہر جا، بیشک تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید کھڑے ہیں" ( صحیح البخاری )، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مقام و مرتبے کو واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "جنت میں بلند درجے والے نچلے درجے والوں کو اسی طرح دکھائی دیں گے جس طرح آسمان کے افق پر روشن ستارہ نظر آتا ہے اور ابو بکر اور عمر بلند درجوں میں ہوں گے "(ابن ماجہ)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کی حوصلہ افزائی کرنے اور ان کی ارادوں کو بلند کرنے کے لئے ان کے مقام و مرتبے کو ظاہر کرنے، ان کی عظمت و شان اور قدر و منزلت کو بیان کرنے پر خواہاں تھے تاکہ وہ امت کی آنے والی نسلوں کے لئے اسوہ ثابت ہوں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے صحابہ کے بارے میں مجھے اذیت نہ دو، اللہ تعالی نے مجھے ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور تم نے کہا: تو نے جھوٹ بولا، اور ابو بکر نے کہا: آپ نے سچ بولا، اگر اللہ تعالی نے اسے صاحب یعنی ساتھی نہ کہا ہوتا تو میں اسے خلیل بنا لیتا" (بخاری وغیرہ اور الفاظ طبرانی کے ہیں)، عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: "اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے" (مسند احمد)، عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: "کیا میں اس آدمی سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں" ( صحیح مسلم ) اور علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: "تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں" (متفق علیہ)۔

جو شخص صحابہ کرام کی عظمت اور نبی کریم کی ان کے حق میں گواہی کے متعلق احادیث کا مطالعہ کرتا ہے اسے اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے وفا، سچی محبت اور اچھے طریقے سے معاملات کرنے کی ایسی اعلی ترین مثال قائم کی ہے جس کی نظیر تاریخ نے نہیں دیکھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دکھ درد کو محسوس کرتے، ان کے ساتھ ہمدردی کرتے، غائب شخص کی خبر گیری کرتے، مریض کی عیادت کرتے، جنازے میں شرکت کرتے، دعوت کو قبول کرتے، معاملات میں ان سے مشورہ کرتے، ان سے شفقت ونرمی سے پیش آتے، ان کے قرض کو ادا کرتے اور ان کے لئے اور ان کے اولاد کی دعا فرماتے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان بن مظعون کے پاس آئے جبکہ وہ وفات پا چکے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر جھکے، اسے بوسہ دیا اور پھر اس قدر روئے کہ میں نے آپ کے رخساروں پر آنسوؤں کو بہتے ہوئے دیکھا" (مصنف عبد الرزاق)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان رونما ہونے والے معرکہ کے ختم ہونے کے بعد اپنے صحابہ کی خبر لی اور انہیں کہا: "کیا تم کسی ساتھی سے محروم ہو رہے ہو؟" انہوں نے کہا: ہاں، فلاں، فلاں، اور فلاں شخص ساتھی نہیں ہے، آپ نے پھر فرمایا: "کیا تم کسی ساتھی سے محروم ہو رہے ہو؟" انہوں نے کہا: ہاں فلاں، فلاں، اور فلاں شخص نہیں ہے، آپ نے پھر فرمایا: "کیا تم کسی ساتھی سے محروم ہو رہے ہو؟" انہوں نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لیکن میں جلیبیب کو نہیں پا رہا پس تم اس کو تلاش کرو" انہیں مقتولین میں تلاش کیا گیا تو انہوں نے اسے ان سات لوگوں کے پہلو میں پایا جن کو اس نے قتل کیا اور پھر انہوں نے اسے قتل کر دیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس کے کھڑے ہوئے اور کہا: "اس نے سات لوگوں کو قتل کیا اور پھر انہوں نے اسے قتل کیا، یہ مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے ہوں، یہ مجھ میں سے ہے اور میں اس میں ہوں، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنہا اسے اپنے بازوں پر اٹھایا یہاں تک کہ اسے اس کی قبر میں رکھ دیا گیا" (صحیح مسلم)

**برادرانِ اسلام!**

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری امت کو اپنے سارے صحابہ کے بارے میں وصیت کی، ان کی گستاخی کرنے یا اس کی حق تلافی کرنے سے متنبہ کیا اور واضح بیان کر دیا کہ ان کی محبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی دلیل اور ان سے بغض آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض کی دلیل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو، میرے بعد انہیں ہدفِ تنقید نہ بناؤ، پس جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا، اور جس نے انہیں اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی، جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ کو اذیت دی اور جس نے اللہ کو اذیت دی تو وہ عنقریب اس کی پکڑ کرے گا" (احمد وترمذی)، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو وہ نہ تو ان کی ایک مدِ مقدار کو پہنچے گا اور نہ ہی اس کے آدھے حصے کو پہنچے گا" (بخاری)۔

جو شخص صحابہ کرام کی سیرت کا مطالعہ کرتا ہے وہ اس حقیقت کو جان لیتا ہے کہ انہوں نے یہ بلند مقام ومرتبہ صرف اللہ کے لئے اپنے اخلاص، اس کے رسول سے سچی محبت، اپنے نفسوں سے جہاد کرنے، حق کی مدد اور اس کا دفاع کرنے، عمومی مصلحت کو ترجیح دینے اور اسے ذاتی مصلحت پر مقدم رکھنے، اپنے اچھے اخلاق اور تمام لوگوں کے ساتھ اچھے طریقے سے معاملات کرنے کے ذریعے حاصل کیا ہے، وہ اللہ کی تعریف وتوصیف کے مستحق ٹھہرے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کے اعتماد کے اہل قرار پائے۔

صحابہ کرام کی نسل کو زندگی کا رخ بدلنے اور باطل اور ظلم وجبر کے ان اندھیروں کو دور کرنے میں سبقت حاصل ہے جن سے دنیا کا کونہ کونہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل بھرا پڑا تھا، پس انہوں نے وحی الٰہی کے نور کے

ذریعے اسے حق، عدل وانصاف اور مساوات میں تبدیل کر دیا، اسی لئے صحابہ کرام کی محبت سنت، ان کے حق میں دعا کرنا قربت، ان کی اقتدا وپیروی کرنا وسیلہ اور ان کے نقشِ قدم پر چلنا شرف وفضیلت ہے، حق سبحانہ وتعالی نے مہاجرین وانصار کے اوصاف بیان کرنے کے بعد فرمایا: {وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ} " اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں: اے ہمارر ب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے اللہ ہمارے رب! بیشک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے"۔ امام رازی نے کہا: ان کے لئے دعائے رحمت کرنا مہاجرین اور انصار کے بعد آنے والوں لوگوں کے معمول کا حصہ ہے۔

ہم اس بات کی یقین دہانی کرتے ہیں کہ صحابہ کرام کے مقام ومرتبے کے بارے میں گفتگو کرنا اور ان کی عظمت کو بیان کرنا ایسے بہترین نمونے کے کردار کو پختہ کرتا ہے جس سے ہماری اولاد اور نوجوان مستغنی نہیں ہے، نمونہ کے ذریعے تربیت کرنے کا بالعموم معاشرے اور بالخصوص نئی نسل اور نوجوانوں میں مثبت طرزِ عمل، عمدہ اخلاق اور اعلی اقدار کو راسخ کرنے میں بہت گہرا اثر ہے، نوجوانوں پر لازم ہے کہ وہ اسلام کے بارے میں صحابہ کرام کی درست فہم وفراست سے جنم لینے والے معتدل اور وسطیت پر مبنی فکر کو مضبوطی سے تھام لیں اور ان کی شخصیت نمایاں ہو تاکہ وہ پیغام اور امانت ادا کرنے، اور امت کو کشمکش اور پریشانی کی کیفیت سے نکال کر رشد وہدایت، امن وامان، سعادت، استحکام اور ترقی کے راہوں پر ڈالنے کے لئے نجات کی کشتی کی قیادت کرنے کا اہل ہو سکے۔

کاش ہم صحابہ کرام کی قدر ومنزلت کا ادراک کرلیں، ان کے اخلاق کی پیروی کریں، ان کے نقشِ قدم پر چلیں، ان کی سیرت سے قربانی دینے، راہِ حق میں خرچ کرنے اور مال، جان اور اولاد کا نذرانہ پیش کرنے کی روح کو پالیں، اور اس

کائنات کو آباد کرنے، تہذیب کی تیاری اور لوگوں اور ملکوں کو ایسی چیز کے ساتھ نفع دینے کے لئے جو اسلام کی حقیقت اور رواداری کو ظاہر کرے، صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلیں۔

**اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے**

**اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ**

**اے اللہ ہمارے رب! بیشک تو بہت شفقت فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے**